کشف الحقائق

اثر

میر سید محمد نوربخش رحمۃ اللہ علیہ

مقدمہ و تحقیق و ترجمہ

غلام حسن نو

ناشر

ندوۃ السلامیہ صوفیہ نوربخشیہ (رجسٹرڈ) پاکستان

کشف الحقائق

اَثر

میر سیّد محمد نوربخش رحمۃ اللہ علیہ

مقدمہ و تحقیق و ترجمہ

غلام حسن سُنو

ناشر

ندوۃ السلامیہ صوفیہ نوربخشیہ (رجسٹرڈ) پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

میر سیّد محمّد نور بخشؒ

میر سیّد محمد نور بخش ۱۴ر شعبان المعظم ۷۹۵ھ کو ایران کے ایک شہر "قائن" میں پیدا ہوئے اور ۷۴ر سال کی عمر میں ۱۴ر ربیع الاول ۸۶۹ھ میں ایران ہی کے مشہور شہر "رے" میں انتقال کر گئے۔ اپنے زمانے کے مشہور علماء و فضلاء سے فیض حاصل کیا اور مروجہ علوم و فنون میں تجربہ حاصل کیا۔ ظاہری تعلیم و تربیت کی تکمیل کے بعد رُوحانی تعلیم و تربیت کے لیے شیخ وقت حضرت خواجہ اسحاق ختلانی سے بیعت ہوئے اور بہت جلد روحانی طور پر بھی بہت اعلیٰ مقام حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

رُوحانی تربیت اس وقت ختم ہوا جب خواجہ اسحاق نے ایک خواب کی بناء پر آپ کو نور بخش کا لقب دیا۔ جیسا کہ اسیری کا خیال ہے۔

آمدہ از غیب نامش نور بخش
بود چون خورشید با مش نور بخش

یہ غالباً ۸۲۶ھ سے پہلے کا واقعہ ہے۔ ۸۲۶ھ میں خواجہ اسحاق ختلانی اور میر سید محمد نور بخشؒ کو دوسرے ارادتمندوں سمیت

گرفتار کر لیا خواجہ تو شہید کر دیئے گئے لیکن آپ قتل سے تو بچ گئے لیکن اس واقعے کے بعد سے یا تو پابندِ سلاسل یا محدود طور پر آزاد رہے۔

میر سیّد محمد نوربخشؒ نے اگرچہ اپنی زندگی کا بیشتر حصہ قید و بند میں گذارا لیکن انھوں نے دینِ اسلام کی گرانقدر خدمات بھی سرانجام دیں۔ کشمیر اور بلتستان کے تبلیغی دورے کیٔے اور ہزاروں غیر مسلموں کو دینِ اسلام میں داخل کیا۔ اس وقت عالمِ اسلام فرقہ وارانہ کشیدگی اور باہمی منافرت میں افسوسناک حد تک پھنسا ہوا تھا۔ آپ نے مسلمانوں کو اتفاق و اتحاد اور بھائی چارے کا درس دیا اس ضمن میں آپ نے اپنی قلمی خدمات سے مسلمانوں کو زبردست فائدہ پہنچایا۔ الفقہہ الاحوطہ اور کتاب الاعتقادیہ جیسی شاہکار کتابیں پیش کیں جن پر کاربند ہو کر آج بھی مسلمان اپنے کھوئے ہوئے وقار کو حاصل کر سکتے ہیں باہمی اختلافات سے نجات پا سکتے ہیں اور بنیانِ مرصوص کا عملی نمونہ پیش کر سکتے ہیں۔

میر سید محمد نوربخشؒ نظم و نثر کے مردِ میداں تھے راقم السطور اب تک سید کے ۲۱ آثار حاصل کرنے میں کامیاب ہوا ہے جن میں سے ۵ منظوم، اور ۱۰ منثور ہیں۔ اس فہرست میں وہ، کتب و رسائل شامل نہیں ہیں جو بعد میں آپ کی طرف منسوب کر دیئے گئے۔

میر سید محمد نور بخشؒ نے زبان و قلم دونوں کے ذریعے خلق خدا کی رہنمائی کی آپ سے لاکھوں فرزندانِ توحید نے استفادہ کیا۔ ایک دفعہ جبکہ آپ کو گرفتار کر کے روم بدر کرنے کے لیے تبریز لے جایا گیا اس پابند سفر کے دوران آپ سے استفادہ کرنیوالوں کی تعداد ایک لاکھ نفوس تھی۔

میر سید محمد نور بخش نے چوہتر سال کی عمر میں وفات پائی بہت سے شعرائے عصر نے مرثیے کہے جن میں سے شیخ محمد غیبی کا مرثیہ شہرت کا حامل ہے

آفتاب اوج دانش نور چشم اہل دیں
نور بخش جسم و جاں آں قہرماں ماؤ طیں

سال عمرش بود ہفتاد و چہار سال وفات
ہشت صد و شصت و نہ ماہ ربیع الاولین

چار دہ راں ماہ رفتہ پنج شنبہ چاشت گہ
در گذشت از عالم فانی ہمام العالمین

وفات کے بعد آپ اپنے بنائے ہوئے باغ میں دفن ہوئے جہاں آپکا مزار عالیشان طریقے سے بنا ہوا تھا لیکن ایران میں ڈاکٹر مصدق کے آئینی انقلاب کے زمانے میں بلوائیوں نے اسے لوٹ کر تباہ کر دیا گیا۔ اب ایران کے نوربخشی جو ذہبی کہلاتے ہیں اسے از سر نو بنا رہے ہیں۔ جس جگہ آپ کا مزار ہے پہلے صولغان کہا جاتا تھا اب وہ جگہ سولقان پائین کے نام سے موسوم ہے

زیرِ نظر کتاب

زیرِ نظر کتاب سلسلۃ الذہب، سلسلۃ الاولیاء اور کشف الحقائق کے نام سے مختلف کتب خانوں کی زینت ہے جبکہ اس کے کچھ نسخے بغیر کسی نام کے بھی پائے جاتے ہیں۔

ہمارے خیال میں کشف الحقائق ہی اس کا درست نام ہے۔ باقی پائے جانے والے نام محض قرائن کی بنیاد پہ رکھے گئے ہیں۔ وجوہات درج ذیل ہو سکتی ہیں۔

۱۔ کتاب کے اندر کوئی نام مرقوم نہیں نہ ہی کسی جگہ اس کے مصنف کا اسمِ گرامی آیا ہے۔ جب کسی کاتب نے بلا نام کا نسخہ دیکھا جس میں تصوف کے اس سلسلے کے بزرگوں کا زنجیرِ طریقت دیکھا جو سلسلۃ الذہب کہلاتا ہے لہٰذا اس نے آغاز میں "سلسلۃ الذہب" لکھ لیا۔

۲۔ کسی کو ایسا نسخہ ملا جو بلا نام تھا جس کے اندر اولیاء کا نام اور تعارف ہے تو مشمولات کے پیش نظر کتاب کا نام سلسلۃ اولیاء لکھ لیا۔

۳۔ کشف الحقائق کا نام ایک نسبتاً قدیم ماخذ میں پایا جاتا ہے جبکہ مذکورہ بالا نام نہیں ملتا۔ چنانچہ محمد علی کشمیری نے اپنی کتاب میں میر سید محمد نوربخش کی کتاب کشف الحقائق کے حوالے سے ایک اقتباس دیا ہے جو زیرِ نظر کتاب میں ہو بہو موجود ہے۔

۴۔ چند فہرست نگاروں نے اس کا نام کشف الحقائق اپنی فہارس میں نقل کیے ہیں۔

۵۔ اس کے بعض نسخوں پر نام کشف الحقائق درج ہوا ہے۔ نام کی طرح اس کے مصنف کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے مثلاً کسی نے بطور مصنف شیخ محمد عبداللہ حموئی اور کسی نے محمد بن عبداللہ الخواص کا نام لیے ہیں۔

یہ تسامح غالباً اصل نسخہ ملاحظہ نہ کرنیکا نتیجہ ہے ورنہ تمام نسخوں میں محمد بن محمد بن عبدالله اللحصوی مندرج ہے۔ اس کتاب کے اسلوب بیان مصطلحات، بھی سید محمد نوربخشؒ کے مؤلف ہونے پر روشنی ڈالتے ہیں۔

اس کتاب کے بے شمار نسخے پائے جاتے ہیں۔ مندرجہ ذیل نسخے، راقم نے دیکھے اور ان کی فوٹو کاپیاں محفوظ کر لی ہیں جن کی روشنی میں اس کا مکمل ترین اور درست ترین نسخہ تیار کیا گیا ہے۔

(۱) راقم السطور کی ذاتی لائبریری یعنی برات لائبریری بلتستان کا مخطوطہ (۲) کتب خانہ سید علی چھوربٹ بلتستان کا نسخہ (۳) آیت اللہ مرعشی (قم ایران) کا نسخہ (۴) کتب خانہ ملک تہران اور دانشگاہ تہران کے نسخے۔

ان کے علاوہ مندرجہ ذیل نسخوں کا علم ہے لیکن راقم نے ان میں سے کوئی نسخہ نہیں دیکھا سینٹرل لائبریری تہران نمبر ۱۶۶۶، برٹش میوزیم لندن نمبر ۲۳۸۲، تاشقند یونیورسٹی نمبر ۱۸۳۳، یہ کتاب پاکستان میں پہلی بار دانش اسلام آباد شمارہ ۱۳ میں راقم کی تصحیح و توضیح کے ساتھ شائع کی

تھی اب پہلی بار اس کا اردو ترجمہ شائع کیا جا رہا ہے۔

بمقام چھپن۔ خپلو بلتستان   غلام حسن نو

اکتوبر ۱۹۸۸ء

حواشی اور توضیحات

۱: اسرار الشہود ص ۱۸ قلمی مملوکہ برات لائبریری بلتستان

۲: دانش شمارہ ۱۳ ص ۱۱ ـ ۷

۳: مکتوب نوربخش بنام شاہ رخ مرزا

۴: تحفۃ الاحباب ص ۸۶ قلمی مملوکہ سید عون علی الموسوی پیر نوربخشیہ

۵: مقدمہ نفس شناس ص ۱۲ از ڈاکٹر اسد اللہ مصطفوی تہران سنہ ۱۳۵۷ خ

۶: نسخہ تہران یونیورسٹی نمبر ۲/۲۴۹۷ عنوان سلسلۃ الذہب،

اس کتب خانے کا دوسرا نسخہ نمبر ۵/۹۰۲۷ عنوان سلسلۃ الاولیاء

نسخہ مجلس شورائے ملی نمبر ۳۴۵۵/۳۰۷ عنوان کشف الحقائق نسخہ

سید ابراہیم بلتستان عنوان کشف الحقائق نوربخشیہ

۷: نسخہ برات لائبریری بلتستان و آیت اللہ مرعشی قم نمبر ۱۳۵ بلا عنوان

۸: تحفۃ الاحباب ص ۱۰۶ محولہ بالا

۹: سید احمد حسینی فہرست نسخہ ہائے خطی آیت اللہ مرعشی ج ۳

ص ۱۲۱، ۱۲۲۔

۱۰: بالترتیب ڈاکٹر محمد ریاض ایران نامہ ص ۱۸۷ لاہور سنہ ۱۹۷۱ء

ڈاکٹر سیدہ اشرف ظفر سید علی ہمدانی ص ۲۶۲ لاہور ۱۹۷۱ء

متن

کشف الحقائق

اثر

میر سید محمد نوربخش علیہ الرحمۃ

تحقیق و ترجمہ

غلام حسن سُنو

بسم الله الرحمن الرحیم ٥

الحمد للہ الذی نوّر بانوار تجلیات ذاته وصفاته قلوب کمّل انبیائہ واولیائہ ٥ وزیّن بحلل مکاشفاتہ ومشاهداتہ سرائر اصفیائہ واتقیائہ ٥ ورفع العارفین من حضیض الناسوت الی اوج اللاهوت ٥ وارتفع من نفوسهم نخوة الحشمة والعظموت ٥ وسکّن فی مواطن بواطن المحققین العارفین انواع انوار الملکوت ، ودفن فی خزائن سرائرهم کنوز الحقائق الجبروت

والصلوة علی من اسراج نبوّته خطائر الاسماء المنورة ٥ وعلی نقطة مرکز ولایته افلاک الظواهر المدورة ٥ والسلام علی مظاهر اسمائہ وصفاتہ من الائمة والآل سلاماً یبقی الی فی جمیع الاوقات والاحوال ۔

تخلیق عالم اور معرفت حق

امابعد۔ اے عزیز! جان لو کہ کائنات اور بنی آدم کی تخلیق کا مقصد معرفتِ الٰہی ہے۔ تاہم اس کے بارے میں اہلِ عرفان اور اصحابِ تحقیق اپنی اپنی استعداد اور قابلیت کے لحاظ سے مختلف ہیں، ایک گروہ حق تعالیٰ کی ذات و صفات کو علم الیقین کی مدد سے جانتے ہیں۔ دوسرا گروہ اس کو عین الیقین کے ذریعے۔ جبکہ انبیائے کرام اور اولیائے عظام اللہ تعالیٰ کو تینوں ذریعوں یعنی علم الیقین، عین الیقین اور حق الیقین کی مدد سے جانتے ہیں اور یہ کہ معرفت خداوندی عرفاء کا سب سے بلند وارفع مقام ہے۔

اہل زندیق

مختلف اوقات اور زمانوں میں بعض زندیق اور بے دین لوگ پیشوائی کا دعویٰ کرتے رہے ہیں اور خود کو عارف اور صدیق کی صورت میں پیش کرتے رہے ہیں۔ حالانکہ مراتب عرفان کا بو بھی ان کی جانوں تک نہیں پہنچا تحقیق توحید کے سلسلے میں چند الفاظ و عبارات کے سوا انہوں نے کچھ نہیں سنا۔ وہ اپنے وجود کے سمندر میں غرق اور ہلاکت میں گرفتار ہو کر رہ گئے ہیں ان کی ہلاکت کی وجہ ان کا مغالطہ اور غلط فہمی ہے جس کی وجہ سے وہ الحاد و توحید کے درمیان امتیاز نہیں کر سکتے البتہ ذاتی، صفاتی، افعالی آثاری تجلیات کا نام، عوالم کلیہ[۱] و حضرات خمسہ کے حالات، مختلف انوار اور ان کے مراتب کے بارے میں وہ اکابر کی کتابوں سے بہت کچھ پڑھ اور

سن چکے ہوتے ہیں۔ تاہم ان کے مفہوم و معانی کو نہیں سمجھتے۔ انھیں سمجھنے کی کوشش کرنے کی بجائے وہ بعض میں تاویل کرتے ہیں بعض کا سرے سے انکار کرتے ہیں اور بعض کو اپنی خود ساختہ شخصیت/پیریت کا دستور بنا لیتے ہیں۔

عالم روحانیت میں یہ فساد و بگاڑ اس وجہ سے پیدا ہوا ہے کہ ان لوگوں نے خانقاہیں رسم و رواج کے تحت قائم کر لیے ہیں، اپنے آباء و اجداد سے موروثی شخصیت لے لی، فقر و ریاضت کو خرقہ پوشی اور تبدیل لباس میں بدل ڈالا شطمیات گوئی (کفر و الحاد)، کورانہ تقلید، شہوت پرستی، محرمات کے ارتکاب اور نفس امارہ کو بے لگام چھوڑ دینے کو وسیع المشربی اور کشادہ دلی کا نام دے دیا۔ درآنحالیکہ ارباب قلوب اور اصحاب کشف و شہود کی وسیع المشربی سے وہ یکسر بے خبر ہیں۔

درویش حقیقی

اے عزیز جان لو: درویش تین چیزوں سے عبارت ہے۔

(۱) مراتب تجلیات پر فائز ہونا۔ (۲) حقائق ذات و صفات سے واقف ہونا اور (۳) مغیبات سبعہ سے بہرہ ور ہونا۔

جو کوئی صاحب دولت انبیاء و اولیاء میں سے ان تینوں معانی سے مزین و آراستہ ہوگا اس ہمائے ہمایوں (شیخ طریقت) کے ارشاد کا سایہ جس طالب حق پر پڑے گا بلا شک و شبہ وہ طالب سلطنت فقر جو کمالات

صوری و معنوی کا مجموعہ ہے، سے بواسطہ مجاہدت و ریاضت مشرف
ہوگا۔ جیسا کہ آیت کریمہ سے ثابت ہے۔
وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا۔ جو ہم تک رسائی پانے کیلئے کوشش کرتا ہے ہم ضرور انھیں راہ دیں گے۔

اے عزیز! جان لو: مرشد کامل جسے اللہ تعالیٰ ناقصوں کو تعلیم و تربیت دے کر کامل بنانے کی غرض سے تجلیات ذاتی اور فنا فی اللہ جیسے بلند تر مقام سے عالم عناصر میں بھیج دیتا ہے۔ دنیا والوں کے لیے تعلیم وارشاد دینا اس صاحب وقت کے ذمے واجب ہوجاتا ہے۔ اگر وہ چاہے کہ کم از کم وقت میں ناقصوں کو تمام مراتب تجلیات سے بہرہ ور اور کامل بنائے، اسے چاہیئے کہ ان دس قاعدوں کے مطابق انھیں تعلیم و تربیت دے جو:

مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا ۔ موت حقیقی سے پہلے موت اختیاری سے مرجاؤ کے تحت موت اختیاری کے طریقوں پر مشتمل ہے اور وہ دس قاعدے توبہ، زھد، توکل، قناعت، عزلت، ذکر، توجہ، صبر، مراقبہ اور رضا ہیں۔
ولایت کی صفوں میں بازی لے جانے والے اولیائے عظام اس بات پر متفق ہیں کہ اللہ تک پہنچانے والے راستوں میں سے سب سے قریب راستہ یہی ہے۔

کشف و شہود

جب طالب صادق ابتداء شریعت محمدی کے راستے پر گامزن

ہو جاتا ہے اور شرعی معاملات کی بھرپور پابندی کرتا ہے تو وہ مختلف باتیں عالمِ رویا میں دیکھ لیتا ہے جب وہ آدابِ طریقت سے بھی آراستہ ہو جاتا ہے تو عالمِ غیب کی بہت سی باتیں عالمِ مثال میں دیکھ کر اسے سمجھ لیتا ہے۔

عالمِ رویا اور عالمِ غیبت میں فرق یہ ہوتا ہے کہ آدمی کے معدے سے ایک لطیف   دماغ کو پہنچتا ہے جس کی وجہ سے اس کے حواسِ خمسہ مسدود و ماؤف ہو کر رہ جاتا ہے۔ یہ حالتِ خواب ہے جبکہ غیبت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے سالک کے قلب پر ایک قسم کی آگہی پہنچتی ہے اور صاحب وقت (سالک) کو عالمِ شہادت سے عالمِ غیب کی طرف کھینچتی ہے۔ خواب کی حالت میں جو کچھ دیکھتا ہے اسے رویا کہتے ہیں اور جو کچھ غیبت کی حالت میں دیکھتا ہے اسے کشف کہتے ہیں۔

اگر صاحب کشف تصفیہ قلب اور تقویت باطن کیلئے پوری پوری کوشش کرے تو وہ مراتب تجلیات عوالم کلیہ اور حضرات خمسہ کا عالم صحو میں ادراک اور معائنہ کر سکتا ہے۔ جو سالکان متوسط خواب و غیبت میں برسوں تک مشاہدہ نہیں کر سکتے۔

صحو وہ مقام ہے جہاں صاحب کشف بعض غیبی باتیں اور اشارے کا مشاہدہ کرتا ہے جبکہ حواس خمسہ بھی مسدود نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ اپنا کام کر رہے ہوتے ہیں۔ یہ معنی قوت کشف اور صاحب کشف کے تصرف میں انتہائی اہم

مقام کی نشاندہی کرتا ہے۔

اے عزیز جان لو! ذات وصفات اور افعال وآثار خداوندی کے تجلّیات کے مشکافات، مشاہدات اور معائنات کے بیان میں، عوالم کلیہ کے باب میں (جو عالم ملک، عالم ملکوت، عالم جبروت، عالم لاہوت اور انسانِ کامل ہیں) اطوار سبعہ سے متعلق (جو قالبی، نفسی، قلبی، سری، روحی، خفی اور غیب الغیوب ہیں) انوار متنوعہ کے سلسلے میں، مختلف عالموں میں پیش آنے والے عجیب وغریب واقعات کے بیان میں، مختلف تجلیات حق سے متعلق، ان کے آپس کی نسبت اور تعلق کے بیان اور ان کے مراتب کے بارے میں بہت سی باتیں ہوسکتی ہیں لیکن اس مختصر رسالے میں ان سب کی تفصیل بیان کرنے کی گنجائش نہیں ہے تاہم میں مختصر طور پر کچھ تحریر کروں گا تاکہ مبتدی ان سے عاری نہ رہ جائے اور شروع ہی میں ان باتوں سے جاہلِ مطلق نہ رہ جائے۔

سیرِ سالک اور تجلّیاتِ حق

اے عزیز جان لو! سالک سب سے پہلے عالم ملک میں سیر کرتا ہے۔ اس میں پیش آنے والے اکثر واقعات صوری اور آفاقی ہوتے ہیں۔ سالک جب اس مقام سے ترقی کر جاتا ہے اور اس کی روح عالم ملکوت میں سیر و پرواز کرنے لگتی ہے تو مختلف انوار سامنے آتے ہیں اور افعال خداوندی کے تجلیات سے مشرف ہوتا ہے جو اس نے عالم ملک میں پہلے نہیں دیکھا تھا۔ پھر وہ عالی ہمت ہمائے ہمایوں (سالک) اس مقام سے ترقی کر جاتا ہے اور

عالمِ جبروت کی فضاؤں میں پرواز کرنے لگتا ہے جہاں وہ

تَخَلَّقُوا بِاَخْلَاقِ اللہِ اللہ کے اخلاق میں رنگ جاؤ

کی خلعت سے مشرف ہو جاتا ہے۔ اس مقام میں صفاتِ خداوندی کے تجلیات سے مشرف ہوتا ہے اور مختلف انوار ختم ہو کر ایک رنگ باقی رہتا ہے۔ سالک جب اس مقام سے ترقی کر جاتا ہے تو قلدہ انسانی کا عنقاء رسالک عالم لاھوت میں باری تعالیٰ کی ذاتی تجلیات سے مشرف ہوتا ہے اور مقامِ فنا پاتا ہے اور عنقاء کی طرح اسم بلا مسمیٰ بن جاتا ہے یہ کاملان مکمل کا سب سے آخری مقام ہے۔

اہلِ ارشاد

اے عزیز جان لو! جب اللہ تعالیٰ جہاں والوں کو رشد وہدایت سے بہرہ ور کرنا چاہتا ہے تو صاحب وقت مرشد کامل کو فنا فی اللہ کے بعد بقا باللہ کا مرتبہ عطا کرتا ہے اور تائید ایزدی سے طالبانِ حق کی تعلیم وتربیت کرتا ہے۔ پھر ہر ایک اپنی استعداد اور صلاحیت کے مطابق اس مرشد کامل کی ولایت کے چراغ سے نور حاصل کرتا ہے اس طرح کچھ نوردان، کچھ نور بین اور کچھ نور بخش بن جاتے ہیں۔

صوری ومعنوی انوار

اے عزیز جان لو! نور کے تین اطلاق کیے جاتے ہیں۔ اوّل نور کا وجود، دوم نور کا علم، سوم نور کی روشنی۔ اوپر جن انوار کا ذکر آیا ہے ان

سے مراد نور کی روشنی (ضیاء انوار) ہے اس کی دو قسمیں ہیں اوّل صوری دوم معنوی۔ صوری مثلاً چراغ کا نور، سورج کا نور، چاند کا نور، اور ستاروں کا نور۔ نور معنوی مثلاً نور نفس، نور سر، نور روح اور نور خفی اسی طرح ہر قسم کی طاعت کے ساتھ بھی ایک نور ہوتا ہے۔ جیسے نور وضو، نور نماز، نور روزہ اور نور ذکر وغیرہ۔ اسی طرح ہر ان اعضاء کے بھی نور ہوتے ہیں جن سے طاعت وعبادت صادر ہوتے ہیں جن کا مشاہدہ اصحاب کشف وشہود اسی طرح کرتے ہیں جس طرح حساس لوگ (اہل حس) انوار صوری کا مشاہدہ کرتے ہیں۔

انوار متنوعہ عالم مثال میں نظر آتے ہیں جو عالم ملک اور عالم ملکوت کا برزخ (سنگھم) ہے اور اس عالم میں تمام صورتیں اور ان کے معانی ومفہوم ایک دوسرے پر منطبق ہو جاتے ہیں جیسا کہ کسی شخص کی صورت آئینے میں پوری طرح اور ہو بہو آجاتی ہے۔

بعض اہل تقلید نے اپنی کتابوں میں نور عقل اور نور حواس خمسہ کا ذکر کیا ہے وہاں انہوں نے نور سے مراد ضیاء (روشنی) نہیں لیا بلکہ اسکے ادراک کا نام انہوں نے نور رکھا ہے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مختلف انوار اور ان کے معانی سے یکسر بے خبر ہیں۔ پھر بھی اگر ان معانی کے بارے میں وہ کچھ سنیں جن کے سمجھنے کی ان میں صلاحیت ہی نہیں رکھتے ہیں تو وہ اس میں تاویل کرتے ہیں پھر بھی وہ اس نور کو ضیاء پر محمول نہیں کرتے چونکہ انہوں نے انوار معنوی دیکھا ہی نہیں لہٰذا وہ اس کے سمجھنے سے نتیجۃً قاصر ہیں۔

لَیسَ الخَبَرُ کالمُعَایَنَۃِ سننے والا دیکھنے والے کی مانند نہیں بتا سکتا۔

اسی طرح وہ آیت کریمہ

لَیسَ عَلَی الاَعمٰی حَرَجٌ نہ دیکھنے میں اندھے کا کوئی قصور نہیں۔

کے تحت دیکھنے اور اس کے بارے میں تصحیح بات بتانے سے معذور ہیں۔

یہ چند کلمات محض تنبیہہ کی غرض سے لکھی گئی ہیں۔ اسرارِ ربانی کے اخفاء کی خاطر زیادہ تفریح کرنے اور کھل کر بیان کرنے کی کوشش نہیں کی جاتی۔

اعمال کا سیر معنوی پر اثر

اے عزیز جان لو! ہر وہ معنی یا نور جو عالم معنوی میں ظاہر ہوتے ہیں وہ کسی اعمال صالحہ یا اخلاق حمیدہ کا نتیجہ ہوتا ہے معنوی سفر کے طے کرنے میں اچھے اخلاق اور اعمال صالحہ کو وہی حیثیت حاصل ہے جو ظاہری سفر میں زاد راہ، سواری، سفر اور قدم کو حاصل ہے۔ پس اخلاق حمیدہ زادِ راہ اور سواری کی مانند ہے۔ معمول کی عبادات پیدل چلنے کے مانند اور غیر معمولی عبادات اور ریاضات تیز رفتار سوار کے مانند ہیں۔ ان تمام میں کمی بیشی اور فرق محض استعدات اور قابلیت کے مطابق ہوتا ہے۔

جس آدمی کا ظاہر عبادت و تقویٰ سے آراستہ اور باطن مکارم اخلاق سے پیراستہ ہو اس کی شہباز روح کا پرواز بلند وارفع ہوگا۔ مکارم اخلاق مثلاً" فضل وکرم، فتوت وجواں مردی، سخاوت و بخشش، مروت ومردانگی، جود واحسان محبت ومودت، تحقیق ویقین، صبر واستقامت، تواضع و انکساری، وفاو

جاں سپاری، عدل و انصاف، حق و صداقت، سیاست و حکمت، وقار و تمکنت اور فہم و فراست وغیرہ ہیں۔ ہر قسم کے مذموم اخلاق سے بچنا ہر سالک پر واجب ہے۔ مذموم اخلاق مثلاً بخل و کنجوسی، شک و تردد، بغض و عناد، کذب و غیبت، تکبر و نخوت، عجب و ریا، حقد و حسد، فتنہ و فساد، طمع و لالچ، بہتان و افتراء اور قوت و حشمت وغیرہ ہیں نیز یہ کہ مذموم اخلاق کو اخلاق حمیدہ میں بدل دینا نیک لوگوں (ابرار) کی سیرت (طریقہ) ہے اور جو کوئی ان بُرے اخلاق میں گرفتار ہیں وہ فاسق و فاجر ہیں۔

طریقت کے راہزن

اے عزیز جان لو! کہ صراط مستقیم ارباب تجلیات کا راستہ ہے منتر اور افسوں کا پڑھنا کم ہمتی اور بے مائیگی کی علامت، مال و جاہ کی محبت، ابدی خسارہ کا موجب اور لمبی لمبی امیدیں رکھنے کا نتیجہ ہے۔ جو آدمی ان باتوں کی طرف لوگوں کو دعوت دیں۔ کشف و تحقیق کے نزدیک درحقیقت وہی شخص راہ طریقت کا راہزن اور ڈاکو ہے۔

بہت سے بے دین اور زندیق لوگ خود کو پاکباز اور صدیق کی صورت میں پیش کرتے ہیں وہ اپنی قیمتی زندگی کو لغو گوئی کرنے، لوگوں کو اپنا مطیع بنانے جنات و بدروح کو تسخیر کرنے میں ضائع کرتے ہیں! ارباب کشف و شہود کے حالات میں اپنی ناقص عقل کی مدد سے غور و خوض کرتے ہیں درانحالیکہ اہل اللہ کی سلوک (طریقت) کے مضبوط و مستحکم اور متعین قواعد و ضوابط کی انھیں خبر بھی نہیں ہوتی۔

سلسلۂ طریقت

اے عزیز جان لو! اولیائے کرام کا سلسلہ حضرت سلطان اولیاء،
برہان الاصفیاء، اسد اللہ الغالب، علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے اب تک
مسلسل اور معنعن جاری ہے اور جب تک یہ کائنات قائم رہے گی یہ سلسلہ
جاری رہے گا نہ کبھی اس میں کوئی خلل (تعطل) واقع ہوا ہے نہ آئندہ ہوگا۔
الآن کما کان   جیسا تھا ویسا ہی رہے گا۔
حبل اللہ المتین اور عروۃ الوثقیٰ دین حقیقت میں مشائخین کامل کا سلسلہ
ہے اہل ایمان اور تمام مسلمانوں پر آیت کریمہ
واعتصموا بحبل اللہ جمیعا اللہ کی رسّی کو سب ملکر مضبوطی سے تھام لو۔
کے تحت حبل اللہ سے وابستہ ہونا ضروری ہے۔

نوربخش کا زنجیرۂ طریقت

جب تم نے یہ بات معلوم کرلی اب جان لو! کہ اس ضعیف ونحیف
اور فقیر الی اللہ محمد بن محمد بن عبداللہ الحصوی کی نسبت حضرت قطب الانام
مخدوم علی الاطلاق، کامل و مکمل باستحقاق، مرکز دائرہ، نفس وآفاق،
خواجہ اسحاق (اللہ تعالیٰ ان کی عمر دراز سے تمام مسلمانوں کو نفع پہنچائے)
سے متصل ہے اور آپ کو حضرت سیادت مآبی، قطب الاقطابی، سلطان
محققین، برہان العارفین، علی الثانی امیر کبیر سید علی ہمدانی سے، آنحضرت کو
قدوۃ المرشدین، زبدۃ المتاخرین، کامل مکمل، صمدانی شیخ محمود مزدقانی سے

آنحضرت کو استاد المرشدین، کہف المتکلمین، صادق صدیق حقانی شیخ علاؤ الدولہ سمنانی سے، آنحضرت کو صدر نشین ارشاد مدائنی، شیخ نور الدین عبد الرحمٰن اسفرائنی سے، آنحضرت کو مرشد حقانی شیخ احمد جوزجانی سے۔ آنحضرت کو قدوۃ الاولیاء شیخ علی لالا سے، آنحضرت کو سلطان الاصفیاء شیخ نجم الدین کبریٰ سے، آنحضرت کو کامل ماہر شیخ عمار یاسر سے، آنحضرت کو عارف محقق صمدانی شیخ ابو نجیب سہروردی سے، آنحضرت کو مظہر تجلیات جمالی و جلالی شیخ احمد غزالی سے، آنحضرت کو مظہر الفقیر لا یحتاج شیخ ابو بکر نساج سے، آنحضرت کو عارف کامل ربانی شیخ ابو القاسم گرگانی سے، آنحضرت کو مرشد عربی شیخ ابو عثمان مغربی سے، آنحضرت کو ہادی ہر طالب شیخ ابو علی کاتبی سے، آنحضرت کو مظہر تجلیات باری شیخ ابو علی رودباری سے، آنحضرت کو سید الطائف، استاد اہل الطریقت کہف ارباب حقیقت، قطب الاقطاب، فرد الافراد، شیخ ابو القاسم جنید بغدادی سے، آنحضرت کو کامل معتمد مصیب لا یخطی شیخ سری سقطی سے، آنحضرت کو کامل و مکمل بہ جمیع صفات موصوف شیخ معروف سے، آنحضرت کو امام الاتقیاء علی بن موسیٰ الرضا سے، آنحضرت کو عارف و عالم امام موسیٰ کاظم سے، آنحضرت کو حجت اللہ الناطق امام جعفر الصادق سے، آنحضرت کو عارف کامل و عالم باہو امام محمد الباقر سے، آنحضرت کو سلطان الکاملین امام زین العابدین سے آنحضرت کو مظہر تجلیات ملک المجید امام حسین شہید سے، آنحضرت کو امام الھدیٰ علی المرتضیٰ سے، آنحضرت کو خاتم الانبیاء خیر الوریٰ محمد المصطفیٰ صلوات اللہ

والسلام علیہ وعلیہم اجمعین سے نسبت ہے۔

حبل اللہ المتین عروۃ الوثقی دین کی شرح جو انہی معانی سے عبارت ہیں وہی ہے جیسے ہم نے اوپر درج کر دیئے ہیں۔

شرف بیعت اور تلقین ذکر

اے عزیز جان لو! جو کوئی خوش نصیب اللہ کی فضل و کرم سے مشرف ہو کر اولیائے کرام میں سے کس مرشد کامل کی صحبت میں فیضیاب ہو تو چاہیئے کہ وہ اس پر ثابت قدم رہے اور مقررہ قواعد کے تحت فقر و سلوک کی منزلیں طے کرے تو اسے اللہ تعالیٰ کی ذاتی، آثاری، افعالی اور صفاتی مکاشفات، مشاھدات، معائنات اور تجلیات تک رسائی حاصل ہوگا۔ ذکر زبانی نفسی، قلبی، سری، روحی، خفی اور غیب الغیوب سے لذت پائے گا۔ ذکر زبان یہ ہے کہ ذکر زبان سے درست اور تمام شرائط کے ساتھ کیا کرے وہ شرائط بیس ہیں اور یہ کہ وہ مشائخ کے سلسلے سے وابسطہ ہو چکا ہو مرشد طریقت سے تلقین یافتہ ہو۔ ایسی صورت میں وہ ذکر کے قواعد و شرائط سے یقیناً آگاہ ہو گا یہاں دہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔

آنکہ دریں سلسلہ نیست محرم نیست

(جو اس سلسلے سے وابسطہ نہیں وہ اس کے اسرار سے واقف نہیں ہو سکتا اور جو اس سے منسلک ہے وہ ان سے آگاہ ہے لہٰذا بتانے کی ضرورت نہیں) ذکر قلبی یہ ہے کہ دل جو میوۂ صنوبر کے برابر ہے جیسے تم

دل کہتے ہو، ذکر کرنے لگتا ہے جس کی آواز بُرے بھلے سب لوگ سُن سکتے ہیں تاہم ذکر قلب کی آواز منہ اور گلے کی حرکت کے بغیر نکلتی ہے۔

ذکر سری، ذکر قلبی کی طرح ایک ذکر ہے لیکن فرق یہ ہے کہ ذکر سری کی آواز ذکر قلبی کے مقابلے میں زیادہ لطیف ہوتی ہے۔ ذکر روحی اور ذکر خفی بھی اسی طرح کے ذکر ہوتے ہیں البتہ اطوار سبعہ میں ان کی آواز ایک دوسرے سے ممتاز ہوتی ہے۔

ذکر نفس اکثر اوقات دائیں جانب سے ہوتا ہے۔

ذکر غیب الغیوب یہ ہے کہ جب درویش رسالک راہ خدا، اس مقام پر پہنچتا ہے تو اسے ذکر کرنے کی طاقت نہیں ہوتی کیونکہ وہ ہر وقت اللہ تعالیٰ میں فانی اور مستغرق ہوتا ہے۔

حصولِ یقین اور اس کے درجے

یہ اذکار بغیر کسی کمی و بیشی کے سالک کے حال کے عین مطابق ہوتے ہیں معرفت حق، توحید ربانی اور اسرار ذات و صفات میں اسے علم الیقین عین الیقین اور حق الیقین حاصل ہوتا ہے۔

علم الیقین یہ ہے کہ مشائخین طریقت سے تصوف کی کتابوں کا درس لے۔ عین الیقین یہ کہ خواب غیب یا حالات صحو میں انبیاء کرام اور اولیائے عظام کے ارواح مقدسہ سے حقائق سنتا ہے یا حقائق اس کے دل پر وارد ہوتا ہے یا الہام ہوتا ہے یا خطاب غیبی پہنچتا ہے یا ان تمام سے لطف اندوز

ہوتا ہے جن کا ذکر کر چکا ہوں۔ اس طرح تجلیات حق اور اس کی تحقیق کے موقوں
پر اسماء وصفات حق سے بعض حقائق کا پتہ چلا لیتا ہے۔

عین الیقین انھی حالتوں سے عبارت ہے تاہم اکثر حالتوں میں
خواص سے اس علمی تجلی کے معنی دریافت ہوتے ہیں۔

حق الیقین یہ ہے کہ مقربان الہٰی عالم لاہوت غیب میں فنا فی اللہ
سے مشرف ہو جاتے ہیں اس وقت تمام صفات بھی عین ذات میں فنا ہو
کر ختم ہو جاتے ہیں۔ اس مقام پر نہ علم باقی رہتا ہے نہ عین۔ جب اس مقام
سے تنزل کرتا ہے تو بقا باللہ کا مقام پاتا ہے اور گذشتہ حالات کے بارے
میں باطن میں ایک یقین کا مشاہدہ کرتا ہے۔

وَالذَّوقُ لِصَاحِبِہٖ اس حال کے حامل ہی لذت پاتا ہے
ان معانی کو حق الیقین کہتے ہیں۔

جب کوئی خوش نصیب اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مشرف ہو کر
کسی مرشد کامل کی صحبت میں ان مقامات، درجات اور حالات سے
فیضیاب ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی جانب سے مرشد کو حکم ہوتا ہے کہ اب اس
خوش بخت کے لیے اجازت ارشاد دے دیں تاکہ وہ
فَاسْتَقِمْ كَمَا دیئے گئے حکم پر پوری طرح کاربند رہو۔
اور مَنْ تَابَ مَعَكَ تائب تیرا ہم نشیں ہے
کے تحت وہ جادۂ حق اور راہ سلوک پر ثابت قدم رہے اور فرمان مبارک

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعاً اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے تھام لو۔

اور اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا جو لوگ آپ کی بیعت کرتے ہیں

یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ : درحقیقت وہ اللہ کی بیعت کرتے ہیں۔

کے مطابق طالبانِ صادق اور عارفانِ محقق سے بیعت لے اور انھیں

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْا اِلَی اے ایمان والو اللہ کی طرف خلوص کیساتھ

اللّٰہِ تَوْبَۃً النَّصُوْحًا : متوجہ ہو جاؤ (توبہ کرو)

کے تحت توبہ وانابت کرائے۔ اربابِ یقین کو

وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا جو ہم تک رسائی پانے کے لیے کوشش کرے

لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا : ہم انھیں ضرور راستہ دکھائیں گے۔

کے تحت ان کو بشارت دیکر ریاضت اور مجاہدات میں مصروف کرے۔

سالکانِ قابل کو خطاب مستطاب

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اُذْکُرُوْا اے ایمان والو اللہ کا بکثرت

اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا : ذکر کیا کرو

کے تحت ذکر وفکر کی تلقین کرے طریقت میں ہمیشہ مستعد رہنے والوں

کو بہ مفہوائے حدیث نبوی

مَنْ اَخْلَصَ اللّٰہَ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا جو چالیس دن تک خلوص سے عبادت

ظَھَرَتْ یَنَابِیْعُ الْحِکْمَۃِ کرے اسکے دل سے علم وحکمت کے

مِنْ قَلْبِہٖ عَلٰی لِسَانِہٖ : چشمے زبان کے ذریعے پھوٹ پڑیگا۔

بشارت خداوندی کی روشنی میں عزلت وخلوت میں بٹھائے۔

اجازت ارشاد

راہِ طریقت میں اڑنے والوں (اعلیٰ مقام پہ فائز) اور پیدل چلنے والوں (ترقی پذیر) کیلئے جب بھی اشارۂ غیبی پلٹے دعوت وارشاد اور بیعت لینے کی اجازت سے سرفراز کرے۔ اس ضمن میں مناسب یہ ہے کہ صرف ایک اشارے کو کافی نہ سمجھے جب چند بار متواتر اشارۂ غیبی موصول ہو جائے تب مرید کو اس طرح اجازت نامہ دے کہ :

اس کامل مکمل نے اپنی نسبت فقر کو مجھ کامل مکمل سے جو اس کل شیخ ہے درست کرایا ہے لہٰذا اس کو خرقہ پہننے، خدمت کرنے، عزلت میں بیٹھنے خلوت گزیں ہو جانے، صحبت اختیار کرنے، واقعات کی تعبیر بتانے، تجلیات حق کے مراتب بتانے، انوار مختلف سے آگاہ کرنے، تمام عالموں کے درمیاں امتیاز کرنے اور اس راہ کی جملہ خطرات سے خبردار کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ یہ نسبت حضرت علی علیہ السلام سے مسلسل اور مربوط ہے اور آپ کی نسبت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منسلک ہے۔" جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ شیخ طریقت اس طریقے سے سلسلہ اور سلوک کے طور طریقے کے بارے میں مرید کو اعتماد میں لے کہ اس سے کوئی لغزش، غلطی یا خلل واقع نہ ہو کیونکہ سلوک اور سلسلے کے بارے میں کوئی تجاوز یا زیادتی کا ارتکاب کرے

اور وہ شرائط سے مطابقت نہ رکھتی ہوں تو نقصان کا امکان زیادہ ہوتا ہے
اللہ تعالیٰ تمام طالبانِ حق اور زلال وصال ربانی کے پیاسوں کو
کسی کامل مکمل کے چشمہ ولایت تک پہنچانے اور فرشتہ صورت مگر شیطان
سیرت اور گمراہ لوگوں سے محفوظ و مامون رکھے بحق خاتم الانبیاء و مکمل اولیاء
(آمین)